بسم اللہ الرحمن الرحیم

الشیخ ابو مصعب البرناوی–والی غرب افریقہ سے انٹرویو

الشیخ ابو مصعب البرناوی حفظہ اللہ کو مغربی افریقہ کا والی بنائے جانے کے بعد النباء اخبار سے انکی پہلی ملاقات۔ مغربی افریقہ میں جہاد کی تاریخ اور ولایت میں افریقی صلیبی حملے کے مقابلے میں دولتِ اسلامیہ کے لشکر کی پوزیشن سے متعلق اہم بریفنگ / شیخ ولایت مغربی افریقہ کے متعلق پھیلائے گئے بعض شبہات کا رد اور افریقہ کے جنگلات میں لشکرِ رحمان و لشکرِ شیطان کے درمیان ہونے والی جنگ کی صورتحال پر گفتگو کریں گے۔

سوال: مغربی افریقہ میں توحید کی دعوت تو قدیم ہے، آپ ہمیں موحدین اور مشرکین و صلیبیوں سے انکے جہاد کی تاریخ کے متعلق بتائیں؟

جواب: الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الامین امابعد۔ سب سے پہلے تو میں دولت کے میڈیا میں اور دیگر مقامات پر موجود انصار بھائیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہونگا جو مجاہدین کی عزتوں کا دفاع کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ کافر میڈیا کا منہ توڑ جواب بھی دے رہے ہیں۔ اور میں انہیں اس مبارک عمل کو مزید جوش و جذبے کے ساتھ سرانجام دینے پر ابھاروں گا کہ وہ اس رستہ میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دیں اور نہ ہی کسی سستی کا مظاہرہ کریں کیونکہ ان کے اس عمل کی اہمیت جنگ میں عسکری میدان کے مقابلے میں ذرہ بھی کم نہیں۔ اور میں مجلہ النباء کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ اس نے مجھے اپنی ہر دلعزیز دولتِ اسلامیہ کے دفاع اور خصوصاً ولایت مغربی افریقہ کے متعلق اٹھائے گئے شبہات کے رد کا موقع دیا۔

اور جہاں تک آپ کے سوال کی بات ہے تو میں یہ کہونگا کہ مغربی افریقہ میں موحدین کی تاریخ پہلی صدی ہجری سے ہے اور ایک قول کے مطابق اس کے کچھ بعد سے شروع ہوتی ہے کہ جب ادھر اسلام داخل ہوا اور بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سوں نے شرک، بدعات اور خرافات کی پیروی شروع کر دی اور اس طرح ایک لمبا عرصہ یہ بلاد کفر و شرک کی وادیوں میں بھٹکتے رہے۔ پھر کافروں نے قابض ہو کر ان ممالک میں خوب قتل و غارت گری کی اور بہت سا خون بہایا اور لوگوں کو کبھی کفر پر مجبور کیا تو کبھی طرح طرح کے پر فریب نعروں کے ذریعے بہکایا، پس ایک صدی بعد اللہ کی سنت کو نیہ جلوہ افروز ہوئی اور اللہ جل جلالہ نے لوگوں کے دین کی تجدید کی اور اس (مبارک) کام کیلئے الشیخ ابو یوسف البرناوی میدان عمل میں اترے اور لوگوں کو توحید کی دعوت دی، یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب منہاٹن کے مبارک غزوہ (۹/۱۱) کو ابھی بس ایک سال ہی گزرا تھا، پس شیخ نے لوگوں کو سنت مطہرہ سے چمٹ جانے اور شرک و بدعت (جس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری) چھوڑ دینے کی طرف بلایا۔ پس اُن کے اِس (مبارک) عمل نے صلیبیوں اور انکی دم یعنی مرتدین کو آگ بگولہ کر دیا اور وہ



ہر قسم کی سختی کے ساتھ دعوت توحید کو کچلنے کیلئے میدان میں کود پڑے جس کے سبب جہاد کا از سر نو آغاز ہوا اور مجاہدین نے صلیبیوں کو پسپا کرنے کیلئے اپنی پوری قوت صرف کردی اور ان کے سامنے پہاڑ بن کر ڈٹ گئے اور اللہ کے حکم سے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ وللہ الحمد۔

سوال: آپ ہمیں جماعت اہل السنہ للدعوہ والجہاد کی تاسیس، اور ان اہم مراحل کے بارے میں بتائیں جن سے گزر کر یہ جماعت امیر المومنین حفظہ اللہ کی بیعت کے اعلان تک پہنچی؟

جواب: جماعت (اہل السنۃ دعوت وجہاد) کی ابتداء ۱۴۲۳ھ میں اس وقت ہوئی جب شیخ ابو یوسف نے جہادی جماعت کا پہلا بیج بویا اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دی مگر بالفعل فوری طور پر جہاد شروع نہیں کیا۔ اس کے باوجود کہ وہ اعلان کر چکے تھے کہ اس جماعت کا سب سے بڑا مقصد جہاد ہے۔ بہت سے مسلمانوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا مگر اس وقت تک جماعت کا کوئی نام نہیں رکھا گیا تھا۔ یہاں تک کہ مرتد حکومت نے (میدوغوری) میں موجود دعوت کے مرکز، جس کا نام مرکز ابن تیمیہ تھا، پر حملہ کر دیا اور اس حملے میں سب سے اہم شخصیت جو شہید ہوئی وہ شیخ ابو یوسف رحمہ اللہ کی تھی۔ پس اس وقت جماعت میں موجود اہل رائے لوگ جمع ہوئے اور الشیخ ابو بکر الشکوی کو اپنا نیا امیر منتخب کیا اور جماعت کا نام "جمارت اہل سنت برائے دعوت وجہاد" رکھا۔ اور ارض واقع پر بالفعل جہادی کارروائیوں کی ابتداء کی۔ جماعت نے جہادی سفر میں کئی مراحل طے کئے اور جن مراحل سے جماعت گزری ان میں سے بعض یہ ہیں: جماعت پر پہلے حملے کے نتیجے میں گرفتار قیدیوں کو آزاد کرانے کی شدید کوشش، لشکر کو تربیت کے لیے صحرائے کبریٰ کی جانب روانہ کرنا، دشمن پر حملے کرنے کے عمل سے ایک قدم آگے بڑھ کر زمین میں تمکین حاصل کر کے اس تمکن کو مزید وسیع کرنا اور ان سب میں سب سے اہم اور تاریخی مرحلہ وہ ہے جس نے تمام دنیا کو حواس باختہ کر کے رکھ دیا ہے اور وہ ہے خلیفۃ المسلمین القرشی حفظہ اللہ کی بیعت کا اعلان۔

سوال: وہ کیا اسباب ہیں جن کی وجہ سے طویل مسافت کے باوجود آپ نے بیعت کا اعلان کیا؟

جواب: بے شک جن اسباب نے ہمیں بیعت کے اعلان پر ابھارا اُن میں سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جماعت کو لازم پکڑنے اور فرقہ بازی کو چھوڑ دینے کے حکم کی اطاعت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا (اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے بازی میں نہ پڑو) اور جب حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جہنم کے دروازوں پر کھڑے داعیوں کے بارے میں سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور اسکے امام کو لازم پکڑ لینا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پھر دریافت کیا: اگر نہ تو ان کی





کوئی جماعت ہو اور نہ ہی امام ؟ تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پس تم تمام فرقوں سے الگ ہو جانا اگرچہ تمہیں درخت کی جڑیں کیوں نہ کھانی پڑ جائیں اور اس حال میں تمہیں موت ہی کیوں نہ آجائے" (متفق علیہ)۔

دوسری بات یہ کہ ہم نے دیکھا کہ عقل سلیم بھی اسی چیز کا تقاضہ کرتی نظر آتی ہے کہ ہم بھی اپنے دشمن سے ایک جھنڈے تلے لڑیں جس طرح دشمن ہمارے خلاف اکٹھے ہو کر لڑ رہے ہیں۔ اور امت اسلامیہ نے ذلت و خواری کبھی نہیں دیکھی تھی یہاں تک کہ ایک صدیوں قبل خلافت کا سقوط ہوا اور اس کی عزت و شرف خلافت کی دوبارہ واپسی کے بغیر ممکن نہیں تو ہم کیوں اس کی بیعت میں تاخیر کریں؟؟!! اور اگر ہم ان کی بیعت و نصرت نہیں کریں گے جو اس امت کی اولاد اور اس کا غم اپنے سینوں میں رکھنے والے ہیں تو پھر اور کون یہ کام سرانجام دیگا؟

سوال: صلیبی میڈیا ولایت مغربی افریقہ کے مجاہدین پر اور اس سے پہلے (جماعت اہل السنت برائے دعوت و جہاد) پر بوکو حرام کا نام کیوں چسپاں کرتا ہے اور اس نام کا مصدر و معنی کیا ہے؟

جواب: یقیناً یہ وہ کام ہے جس کے ذریعے سے کافر میڈیا مجاہدین کی ساکھ کو خراب کر رہا ہے اور یہ "الھوسا" زبان کا لفظ ہے جو یہاں قومی زبان ہے، اور اس کو اہل علاقہ کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا جس کا مطلب ہے "مغرب (یورپ) کے تربیتی نظام کی اتباع حرام ہے" اور کافر میڈیا بیعت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی ہمیں اسی نام سے پکارتا ہے تاکہ کمزور عقیدے اور مغرب سے متاثر بہت سے دلوں کو ہم سے متنفر کیا جاسکے۔

اور یہ نام ابتداء میں درمیانے طبقے کے لوگوں میں عام ہوا تھا کیونکہ جہاں ایک طرف اس کا لہجہ بھی مشکل تھا تو دوسری طرف یہ اُس نصیحت سے مشتق ہے جس کی اکثر ہمارے علماء لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں خاص طور پر والدین، اسکول و جامعات کے طلباء اور تربیت کا اہتمام کرنے والے لوگوں کی یاددہانی کے لیے۔ لہٰذا یہ نام کثرت استعمال کے سبب پڑ گیا ہے۔ اور بہر حال ہم ہرگز اس نام سے راضی نہیں ہیں اور یہ القاب بازی میں سے ہی ہے جس کے بارے میں اللہ العلیم الخبیر نے منع فرمایا ہے اور اللہ ہی ہمارا مددگار ہے جو کچھ یہ ہمارے بارے میں کہتے ہیں۔

سوال: ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کی کارروائیاں مصنوعی و خود ساختہ حدود سے بالاتر ہوتی ہیں لہٰذا کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ آج کل آپ کتنی جماعتوں اور ممالک سے لڑ رہے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ہماری کارروائیاں مصنوعی حدود سے بالاتر ہوتی ہیں کیونکہ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ خود ساختہ حدود نہ تو ہمیں ہماری کارروائیوں سے باز رکھ سکتی ہیں اور نہ یہ ہمارا دائرہ کار محدود کر سکتی ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ (بلاشبہ میری زمین وسیع ہے پس تم صرف میری ہی عبادت کرو۔) اور جب پڑوسی ممالک نے ہمارے ساتھ جنگ شروع کی تو ہم نے بھی اپنی جنگ کا دائرہ وسیع کر دیا اور جب





انہوں نے اپنی توپوں کا رخ ہماری طرف کیا تو ہم نے بھی اپنی توپوں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔ جو ممالک آج ہم سے جنگ کر رہے ہیں ان میں نائیجر، نائیجیریا، کیمرون، چاڈ اور بنین شامل ہیں اور ان کی مالی و عسکری مدد مغربی صلیبی کر رہے ہیں۔

سوال: اکثر کارروائیاں جو ہم سنتے ہیں وہ افریقی اتحاد میں شامل (تشاد، کیمرون، نائیجیریا، نائیجر) کی مشترکہ کارروائیاں ہوتی ہیں تو کیا ان معرکوں میں مغربی صلیبی بھی بالفعل شرکت کرتے ہیں۔

جواب: جی ہاں! ان معرکوں میں وہ مغربی صلیبی ممالک بھی شرک ہوتے ہیں اور ہم ان کے جنگی اور جاسوسی جہاز وغیرہ کی بڑی تعداد اپنے اوپر منڈلاتے دیکھتے ہیں خصوصاً اس آخری حملے میں وہ شریک تھے جس میں انہوں نے ہمیں بحر چاڈ اور اس کے اردگرد کے علاقوں سے نکالا، مگر ان کی شرکت صرف فضائی ہے بالفعل زمینی شرکت نہیں ہے اور ہم ان شاء اللہ ان سے ان علاقوں کو واپس لے کر رہیں گے۔ اللہ الکبیر الجبار نے ہم سے نصرت کا وعدہ کیا ہے اور وہ سبحانہٗ و تعالیٰ عنقریب ہماری مدد ضرور کرے گا اور وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: إِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ (اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تمہیں مغلوب کرنے والا نہیں)

سوال: افریقی فوجیں ولایت مغربی افریقہ میں خلافت کے لشکر کے خلاف کس حکمت عملی کے تحت جنگ کر رہی ہیں؟

جواب: وہ نائیجر میں ہمارے خلاف مشترکہ کارروائیاں کرتے ہیں اور جب کوئی بڑا حملہ کرنا ہوتا ہے تو امریکی اور فرانسیسی فوجیں نائیجر میں موجود ڈرون طیارے ہمارے ٹھکانوں کا پتہ لگانے کے لیے روانہ کر دیتے ہیں اور پھر مشترکہ فوجیں زمینی اور فضائی لاؤلشکر لے کر ہم پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اور یہاں میں ایک اہم چیز واضح کر دوں کہ وہ جب بھی کسی چیز پر اکٹھے ہوتے ہیں تو بعد میں اسی پر انکا اختلاف ہو جاتا ہے جیسا کہ ہمارے رب تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے: بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ (انکی آپس کی لڑائی بڑی سخت ہے۔ آپ یہ گمان کرینگے کہ وہ اکٹھے ہیں جبکہ ان کے دل آپس میں اختلاف کا شکار ہیں اور یہ اسلئے ہے کہ یہ ایسی قوم ہے جو عقل نہیں رکھتے) اور ابتداء و انتہا میں ہم اللہ ہی کی تعریف کرتے ہیں۔

سوال: مرتدین مغربی افریقہ میں لشکر خلافت کے خلاف بڑی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہوں نے ہم سے بعض علاقے چھینے ہیں مگر ہم اُن کی واپسی کیلئے کوشش کر رہے ہیں اور ہم ان سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کو کامیابی نہیں کہتے کیونکہ ہار تو ہتھیار ڈال دینے اور ارادہ و ہمت کی پستی کا نام ہے۔ اور الحمدللہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ یہ وہ آزمائش ہے جس سے اللہ تعالیٰ صفوں کی چھانٹی کر رہا ہے اور ہم ان شاء اللہ اس آزمائش سے پہلے سے زیادہ طاقت ور اور مضبوط ہو کر نکلیں گے اور ہمارا جواب تم سنو گے نہیں بلکہ دیکھو گے۔





سوال: یہاں مستقل طور پر صلیبی بھی اور انکے غلام طواغیت بھی مجاہدین کے خلاف صحوات کو استعمال کرتے ہیں کیا وہاں بھی ایسا دیکھنے میں آیا ہے؟ اور آپ نے ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے یا یہ کہا جائے کہ اگر ایسا دیکھنے میں آئے تو آپ کا ردعمل کیا ہوگا؟

جواب: ہم آپ کو یہ بتائیں کہ ایسا بالکل ہو چکا ہے اور ہمارے ملک میں یہ کام کرنے والے حملۃ العصی (ڈنڈا بردار فورس) کرنے والے لوگ ہیں اور اللہ کے فضل سے ان کا منہ توڑ جواب دیا گیا اور اب انکی کوئی ایسی جماعت باقی نہیں رہی جس کا ذکر کیا جائے۔ واللہ اعلم۔

سوال: یہ حملۃ العصی (ڈنڈا بردار فورس) کیا ہے؟ اور JTF کونسی جماعت ہے اور آپ کے ہاں اس کا کیا حکم ہے اور آپ ان سے کس طرح پیش آتے ہیں؟

جواب: JTF فورس کا پورا نام (Joint Task Force) یعنی ہدف دی گئی مشترکہ فوج ہے اور یہ مرتد فوج ہے جو اصلاً نائیجیرین فوج سے چنے گئے وہ فوجی ہیں جنہیں ۱۴۳۳ھ میں موحدین کو قتل کرنے اور ان کے خاتمے کا ہدف دیا گیا تھا۔ مگر بفضل اللہ تعالیٰ مجاہدین کے زوردار حملوں نے اس فورس کو اپنے آقاؤں کے کسی کام کا نہ چھوڑا جس کے سبب انہوں نے اس فورس کی مدد روک کر اس کی جگہ دوسری فورس تیار کرنی شروع کر دی۔ اور جہاں تک حملۃ العصی (ڈنڈا بردار فورس) کی بات ہے تو یہ وہ عام شہری ہیں جن کو لاٹھیوں اور چاقوؤں کے ذریعے سے مجاہدین کے خلاف کھڑا کیا گیا اور اس سے پہلے نائیجیرین فوج بھی یہ خباثت سرانجام دے چکی ہے اور انہیں یہ ہدف دیا گیا تھا کہ وہ ہمیں شہروں سے باہر دھکیل دیں اور ان کا نام (Civilian JTF) رکھا جن میں سے اکثر مجاہدین کی جوابی کارروائیاں دیکھ کر اس کو چھوڑ چکے ہیں لہٰذا اب اِنکی بہت کم تعداد رہ گئی ہے لہٰذا اب وہ طواغیت کے لیے جاسوسی کے سوا اور کچھ کرنے کے قابل نہیں رہے اور یہ بھی صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ شہری ہیں اور جگہوں سے واقف ہیں۔ ہم اُنکو توبہ اور اللہ کی طرف رجوع اور اس ارتداد سے باز آجانے کی دعوت دیتے ہیں قبل اس کے کہ وہ ہمارے ہتھے چڑھ جائیں پھر اپنے کئے پر پچھتائیں جبکہ اُس وقت پچھتاوا کسی کام نہ آئیگا۔

سوال: جیسا کہ یہ بات معروف ہے کہ نصاریٰ افریقہ کے اکثر حصوں پر قبضہ کی کوشش میں مصروف ہیں تو کیا آپ ہمیں اس بارے میں کچھ معلومات دینگے؟ اور خاص طور پر جو ممالک آپ سے لڑ رہے ہیں ان کے بارے میں بھی ہمیں آگاہی فراہم کریں؟

جواب: بالکل۔ یہ بات درست ہے کہ نصاریٰ افریقہ کے اکثر رقبے پر قابض ہیں جس کی زندہ مثال آپ یہ لے لیں کہ پچھلی صدی کے اختتام پر نائیجیریا میں نصاریٰ بیس فیصد تھے اور انکی اکثر آبادی ملک کے جنوبی علاقوں میں تھی، آج اُن کی تعداد بڑھ کر پینتیس فیصد ہو چکی ہے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور آج وہ ملک کے شمال میں بھی پھیل چکے ہیں حتیٰ کہ بعض علاقے تو ایسے بھی ہیں جن کے قریب وہ مسلمان بھی نہیں جاسکتے جو صرف نام کے مسلمان ہوں۔ مگر ہم ان شاء اللہ انہیں ذلیل و خوار کر کے یہاں سے





نکال باہر کرینگے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (اللہ (ایسی مثالوں سے) اسی طرح حق اور باطل کے معاملے کو واضح کرتا ہے چنانچہ جو جھاگ ہے وہ تو سوکھ کر اڑ جاتا ہے اور جو لوگوں کو فائدہ دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔)

سوال: مغربی افریقہ میں مسلمانوں کو عیسائی (مرتد) بنانے کے عمل کی کیا صورتحال ہے اور آپ اس کے ساتھ کس طرح نمٹتے ہیں؟

جواب: یہاں ان ممالک میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کا عمل بہت زیادہ ہے اور نصاریٰ بڑی آسانی سے مسلمانوں کو کبھی پیسہ دے کر تو کبھی یورپ میں پر تعیش زندگی کا لالچ دے کر بہکا دیتے ہیں اور یہ سب ان کیلئے اس وجہ سے بھی آسان ہے کہ وہ معاشی طور پر بہت مضبوط ہیں اور ان کے سامنے چند مجاہدین اور بعض با عمل علماء کے علاوہ کوئی نہیں آتا۔ لہٰذا آج صورتحال یہ ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں اور اس کام میں مرتد حکومت ان کی بھرپور حمایت کر رہی ہے اور وہ ان کوششوں میں تارکین وطن کی مجبوریوں کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں، ان کو غذا اور رہنے کیلئے جگہ فراہم کرتے ہیں اور پھر اس کے بدلے میں اُن کے بچوں کو اس طرح عیسائی بنا دیتے ہیں کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ اور جہاں تک ہمارے ان سے برتاؤ کی بات ہے تو ہم جس چرچ پر بھی قدرت پاتے ہیں اسے دھماکوں سے اڑا دیتے ہیں اور جو صلیبی بھی ہمیں ملے تو ہم اسے قتل کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم مسلمانوں کو ان کی چالوں سے خبردار بھی کرتے ہیں کہ وہ ان کے دھوکے میں نہ آئیں اور انہیں بتاتے ہیں کہ یہ عیسائی جماعتیں امداد کے بہانے یہاں صرف مسلمانوں کی نسل کو مرتد بنانے آئی ہیں اور جس کے نتیجے میں الحمدللہ بہت سے لوگوں نے ہماری بات مانی ہے۔

سوال: جیسا کہ ہر جگہ علمائے طواغیت مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈا کرتے اور ان کے بارے میں لوگوں کے اندر شبہات پھیلاتے ہیں تو وہ کون سے اہم شبہات اور پروپیگنڈے ہیں جو علمائے طواغیت آپ کے ملک مغربی افریقہ میں پھیلاتے ہیں؟

جواب: بس وہی ایک گھسا پٹا پرانا شبہ کہ ہم خوارج ہیں اور ہم مسلمانوں کو قتل کر کے ان کا خون پیتے ہیں اور ہم یہ کرتے ہیں اور ہم وہ کرتے ہیں!!! اور اللہ جانتا ہے کہ ہم خوارج نہیں۔ اللہ کی قسم میں تعجب کرتا ہوں ایسی امت پر کہ جس کا غم خوارج کے سوا کسی کو نہیں!!! جس میں طاغوت کا انکار بھی خوارج کے سوا کوئی نہیں کرتا!!! جس کے دشمن سے دو دو ہاتھ کرنے کو بھی خوارج کے سوا کوئی نہیں آتا!!! تعجب ہے ایسی امت پر کہ کس طرح اپنے لئے اس قسم کی ذلت ورسوائی پسند کر لی!! اور اگر امت میں سے کوئی سر اٹھاتا بھی ہے تو محض خارجی ہونے کا طعنہ دینے کیلئے!!

ہم مستقل ہر قسم کے کفر سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے، ہمارا قافلہ چلتا رہے گا اور اسے کتوں کے بھونکنے سے کچھ نقصان نہ ہو گا۔ ہم درباری علماء اور حکمرانوں کے کاہنوں سے کہیں گے، جن سے ہم سوائے مجاہدین کی دشمنی کے کچھ نہیں سنتے جبکہ وہ پوری دنیا میں





صلیبیوں کی طرف سے نہتے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے سامنے گونگے، اندھے اور بہرے بن جاتے ہیں اور زبان تک نہیں ہلا پاتے!! ہم ان سے کہیں گے کہ تم غیض وغضب کے مارے ہلاک ہو جاؤ، اپنے ہاتھ چباؤ، جو کرنا ہے کرو ہم تمہارے ان گمراہ کن فتووں سے رکنے والے نہیں ہیں جو طواغیت کے درباروں سے نکلتے ہیں۔

سوال: میڈیا اکثر ایسی خبریں نشر کرتا ہے کہ مغربی افریقہ میں دولتِ اسلامیہ کی ولایت مسجدوں، بازاروں اور اس طرح کے دیگر مقامات پر دھماکے کرتی ہے تو کیا اسلام کی طرف منسوب عوام الناس پر دھماکے کرنا آپ کے منہج میں ہے؟ اور کیا آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دار الکفر الطاری (مسلمانوں کا ایسا ملک جس پر کافر بالواسطہ یا بلاواسطہ قابض ہو جائیں) میں لوگوں میں اصل کفر ہوتا ہے؟

جواب: الحمدللہ آپ نے یہ سوال کیا، میری بہت تمنا تھی کہ میں لوگوں کے سامنے اس حقیقت کو واضح کروں اور ان کو بتاؤں کہ دولتِ اسلامیہ نے سختی سے منع کر رکھا ہے اس طرح کے افعال قبیحہ سے۔ وہ ہر اس حملے سے برأت کا اظہار کرتی ہے جس میں عام لوگوں کو ہدف بنایا جائے جو اسلام کی طرف نسبت رکھتے ہوں۔ لہٰذا جو کوئی ایسی کارروائی کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے دولتِ اسلامیہ –اللہ اس کو عزت بخشے– کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بارے میں جانتا ہے اور پھر ہمارا لشکر بھی یہ علم رکھتا ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ دار الکفر الطاری (مسلمانوں کا وہ ملک جس پر کافر بالواسطہ یا بلاواسطہ قابض ہو جائیں) میں رہنے والوں میں اصل کفر ہے اور نہ ہی یہ کہتے ہیں کہ وہاں رہنے والوں میں اصل اسلام ہے۔ مگر جو کوئی بھی اسلام کا اظہار کرے اور نواقض الاسلام (وہ کام جن کے کرنے سے اسلام ختم ہو جاتا ہے مثلاً شرک وغیرہ) میں سے کسی ناقض کا ارتکاب نہ کرے تو ہم اُس کی تکفیر نہیں کرتے چہ جائیکہ اس کے قتل کو حلال سمجھیں!!! اور ہم کتنا ہی اس غلو سے لڑتے چلے آئے ہیں بلکہ ابھی تک اس کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ لہٰذا ہم نہ تو اسلام کی طرف منسوب عوام الناس کی مسجدوں کو ہدف بناتے ہیں اور نہ ہی انکے بازاروں کو ہدف بناتے ہیں۔

سوال: صلیبی حملے کے بعد آپ مغربی افریقہ کی ولایت کے حالات کا کیا تجزیہ کرتے ہیں؟

جواب: یہ ولایت الحمدللہ خیر سے ہے اور ابھی بھی قوی اور مضبوط ہے اللہ کے فضل سے اور یہ باذن اللہ باقی رہے گی اور صلیبیوں اور مرتدین کے حلق کا کانٹا بنی رہے گی۔

سوال: آپ کی طرف سے مسلمانوں اور خصوصاً مجاہدین کیلئے کوئی پیغام؟

جواب: جی ہاں! میں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ وہ اللہ کے راستے میں نکلیں، صلیبی دولت اسلامیہ پر حملہ آور ہو چکے ہیں پس اللہ کے لئے اپنی خلافت کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اس رستے میں اس طرح ڈٹ جاؤ کہ اللہ تم سے راضی ہو جائے اور جو میدان جہاد کی طرف آنے کی





استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنے ملک میں موجود صلیبیوں اور مرتدین کے گھروں میں اس جنگ کی آگ کو بھڑکا دے، کیونکہ یہ ان کے لئے زیادہ نقصان دہ اور تکلیف دینے والا ہے۔ اور خبردار کہ تم ذرا بھی اپنی خلافت کے خلاف صلیبیوں کی مدد کرو اگرچہ ایک لفظ سے یا آدھے لفظ سے ہی کیوں نہ ہو، یہ صریح ارتداد ہے۔۔۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اور میں اس ولایت اور دولتِ اسلامیہ کی دیگر ولایات میں موجود مجاہدین سے کہونگا کہ ڈٹ جاؤ تم ہی حق پر ہو ڈٹ جاؤ تم ہی حق پر ہو اور اپنے رب پر اچھا گمان رکھو۔ ممکن ہی نہیں کہ وہ تمہیں رسوا کرے جبکہ تم اس کے دشمنوں سے قتال کر رہے ہو اور اس کے دین کی مدد کر رہے ہو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَلَيَنْصُرَنَّ اللهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (اور اللہ یقینا ان کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کرتے ہیں، بیشک اللہ بڑی قوت والا بڑا ہی زبردست ہے)

اور خبردار میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ملکے مت پڑنا نہ ہی ہمت ہارنا اور اللہ کے ساتھ سچے ہو جاؤ تو اللہ تمہیں سچا کر دکھائے گا اور اپنے دین سے چمٹ جاؤ، نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور خبردار رہنا کہ کہیں وہ لوگ تمہارے حوصلوں کو پست نہ کر دیں جو یقین نہیں رکھتے اور میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔